السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض سلفی بھائیوں سے سنا ہے کہ اعتکاف ہر مسجد میں نہیں ہے۔ صرف تین مساجد میں اعتکاف سنت بتاتے ہیں اور بیہقی اور طحاوی کا حوالہ دیتے ہیں کہ لَا اِعْتِکَافُ اِلَّا فِی ثَلٰثَةِ مَسَاجِد اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث (مذکورہ کے حوالہ سے قرآن کے عام حکم کو خاص کرتے ہیں۔ (فیض محمد بن مولاداد، کوٹ اسماعیل زئی گڑھی کپورہ تحصیل ضلع مردان) (۱۲ مارچ ۱۹۹۳ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکورروایت ''سنن کبریٰ بیہقی'' (ص:۳۱۶، ج:۴) میں بایں الفاظ ہے:

(لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ' أَوْقَالَ: إِلَّا فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ'(السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب الاعْتِكَافِ فِي الْمَسْجِدِ، رقم:۸۵۷۳'

یعنی ''اعتکاف صرف مسجد الحرام میں ہے یا یوں فرمایا صرف تین مسجدوں میں ہے۔

اور منتقی الاخبار میں بحوالہ ''سنن سعید بن منصور'' روایت کے الفاظ یوں ہیں:

'لَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ أَوقَالَ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ'

''اعتکاف صرف تین مسجدوں میں ہے یا فرمایا اعتکاف اس مسجد میں ہے جہاں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔''

امام شوکانی ''نیل الاوطار'' (ص:۴۸۴، جزئ:۴) میں فرماتے ہیں لیکن ''ابن ابی شیبہ'' نے روایت ہذا کا مرفوع حصہ بیان نہیں کیا۔ صرف حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو پر اکتفا کیا ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں:

(إِنَّ حُذَيْفَةَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ قَوْمٍ عُكُوفٌ بَيْنَ دَارِكَ وَدَارِ الْأَشْعَرِيِّ، يَعْنِي الْمَسْجِدَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَلَعَلَّهُمْ أَصَابُوا وَأَخْطَأْتَ۔' (نیل الاوطار، رقم:۱۶۸۰'

یعنی حذیفہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہا کیا میں تجھے تعجب والی بات نہ بتاؤں، کچھ لوگ تیرے اور اشعری کے گھر کے درمیان یعنی مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہیں جواباً عبداللہ نے کہا ممکن ہے ان کا فعل درست ہو (روکنے'' میں) تجھ سے غلطی سرزد ہوئی ہو۔''

پھر علامہ موصوف رقمطراز ہیں:

'فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَسْتَدِلَّ عَلَى ذٰلِكَ بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَعَلَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ يُخَالِفُهُ وَيُجَوِّزُ الاعْتِكَافَ فِي كُلِّ مَسْجِدٍ، وَلَوْكَانَ ثَمَّ حَدِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مَا خَالَفَهُ، وَأَيْضًا الشَّكُّ الْوَاقِعُ فِي الْحَدِيثِ مِمَّا يُضْعِفُ الِاحْتِجَاجَ أَحَدَ شِقَّيْهِ'

یعنی ''اس سے معلوم ہوا کہ حذیفہ کا استدلال حدیث رسول ﷺ پر مبنی نہیں تھا۔ اور اسی بناء پر بھی کہ عبداللہ ان کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور ہر مسجد میں اعتکاف کے جواز کے قائل ہیں اور اگر کوئی مرفوع حدیث نبی ﷺ سے موجود ہوتی تو عبداللہ مخالفت نہ کرتے۔ اور اسی طرح حدیث میں واقع شک بھی ایک طرف استدلال کو کمزور کرتا ہے۔''

نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ جیسے عظیم محدث نے ''فتح الباری'' (ج:۴، ص:۲۷۲) میں حذیفہ کا قول نقل کیا ہے کہ اعتکاف تین مساجد سے مخصوص ہے لیکن بطورِ استدلال یہ روایت نقل نہیں کی حالانکہ مقام کا تقاضا تھا اس کو بیان کیا جاتا... ایسے موقع پر مستدل کی موجودگی کے باوجود ذکر نہ کرنا۔ محدثین کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا بالخصوص جب کہ امیر المومنین فی الحدیث بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں بایں الفاظ تبویب قائم کی ہو۔

'بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالِاعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا۔ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ، تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (البقرة:۱۸۷)۔'

یہ امر تو مزید اہتمام کا متقاضی تھا کہ روایت ہذا کو مقام بحث میں ذکر کیا جاتا إِذْ لَيْسَ فَلَيْسَ۔ بنا بریں اس روایت سے قرآن کے عموم وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ کی تخصیص کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی]

جلد:3،کتاب الصوم :صفحہ:259

محدث فتویٰ